رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

مع معاہدۂ اہلحدیث و حنفیہ مسمٰی بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

بفرمائش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ھجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

اشاعت نو

جمعیۃ اہل سنۃ لاہور

ہے یا ایام غدر میں اس نے لوٹ مار کی ہو یا فساد و خونریزی پر کمر باندہی ہے خواہ ہندو ہو یا مسلمان وہ وہابی ہیں اس میں تخصیص اہل تقوی و طہارت کی نہیں بلکہ حقیقت میں جو بات ہماری نزدیک بپایہ تحقیق کو پہونچی ہے وہ یہ ہے کہ ایک گروہ فساد پژوہ فتنہ جو بغاوت خو نے حکام وقت کو اپنے بچانے اور دوسرون کے پہنسانے کو یہ دہوکا تہمت وہابیت کا دے رکہا ہے اس پردہ میں اپنی عداوت کو چھپایا اور اپنی بغاوت کو اس حجاب میں مستور کیا ہے والا واقع میں وہی مثل ہے کہ بہت سی مشہور باتین بے اصل ہین اور یہ امر کہ کوئی قوم اہل تقوی اور ارباب دیانت سے زیادہ تر سرکار انگلشیہ کی دوستدار اور خیرخواہ نہیں یقینی قطعی و واقعی ہے اسلئے کہ طریقہ انکا عدالت اور امانت اور دیانت پر مبنی ہے اور بغاوت کا حرام ہونا اور نقض عہد کا مذموم سمجہنا انکے ذہنون میں جما ہوا ہے اور رفاہ عوام اور امن امام اور امان خاص و عام پر جڑ انکی ملت کی قائم کی گئی ہے جانتے ہے اور یہ لوگ اپنے دین مین وہی آزادگی برتتے ہین جس کا اشتہار بار بار انگریزی سرکار سے جاری ہوا ہے خصوصا دربار دہلی مین جو سب درباروں کا سردار ہے جو رسائل و مسائل رد تقلید و تقلید مذہب مین اب تک تالیف ہوئی وہ شاہد عدل ہین اسبات پر کہ مدعی اس طریقہ کے قید مذہب خاص سے آزاد ہین اور جسقدر رسائل بجواب ان مسائل کی طرف سے مقلدان مذہب کے لکہے گئے ہین وہ سب باواز بلند پکار رہے ہین کہ ہم مذہب خاص کے مقید و مقلد مین اسپر پیروی فلان و بہمان فرض و واجب ہے کو آزادگی سے کچہ واسطہ نہین یہ آزادگی سرکار برٹش گویا ان کو جو اس حکومت مین اظہار اپنی آزادگی مذہب خاص کا کرتے ہین سند کہ ہے اب تامل کرنا چاہیے کہ دشمن سرکار کا وہ ہوگا جو کسی قید مین اسیر ہے یا وہ ہوگا جو آزاد و فقیر ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؎

ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

فصل ششم

www.ownislam.com
www.ownislam.com

ترجمان ج مکلل اس کتاب مین حالات سلف دین اسلام اور امرای عالی مقام مذکور ہین یہ کتاب عربی زبان بطور تاریخ ہے اس مین سے جنکے حالات بیان لکہنا ضرور ہین ان مین سے اول ابن سعود ہین نام انکا محمد ہے نجد کے رہنے والے تہے آثار الادہار مین مذکور ہے کہ وہ ایک مشائخ عرب عنزہ میں سے ہین جو ایک قبیلہ کا نام ہے اس مین یہ قبیلہ مسالیخ کے شیخ تہے اور انکو عرب میز وائل اور تغلب اور شمران قبیلون سے قرابت تہی اور نہایت خوش خلق اور سخی اور عاقل تہے اور دادا انکے سعود اپنے گہر کے سردار تہے کہ وہ درعیہ مین اپنے قبیلہ مین بود و باش رکہتے تہے اور ابن عمار کے عاملون مین تہے جو حاکم تہا عیانیہ کا اور جب محمد بن عبد الوہاب نے اپنی دعوت وہابیت

www.ownislam.com

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

مع معاہدہ اہلحدیث و حنفیہ مسمّٰی بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

بعد نمایش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

اشاعت نو

جمعیۃ اہل سنۃ لاہور

اب وہ بات باقی رہی کہ سید احمد شاہ ساکن تکیہ نصیر آباد بریلی میں ایک شخص تھے جنہوں نے بہت خلق کو نماز روزے پر قائم کیا اور گناہوں اور فساد کے کاموں کو روکا۔ اور پھر وہ ہندوستان کو چلے گئے اطراف پنجاب میں سکھوں سے لڑے انکو فضل رسول بدایونی نے وہابی ٹھیرایا اور سرکار کا دشمن بتلایا حالانکہ وہ کلکتہ تک گئے تھے اور ہزاروں مسلمان فوج انگریزی کے انکے مرید ہوئے تھے مگر انہوں نے کبھی یہ ارادہ ساتھ سرکار انگریزی کے ظاہر نہیں کیا اور نہ سرکار نے ان کو کچھ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنے ہمراہ لیکر حج کو گئے اور مدت دراز تک ہزاروں مریدوں کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہروں میں وعظ و نصیحت کرتے پھرے اسکی تصدیق کے واسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی کافی ہے جو انہوں نے جواب میں ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لندن میں بعبارت اردو و انگریزی طبع کرائی ہے اس میں حال وہابیوں کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب اور دار الاسلام ہونے ملک ہندوستان کا اور ذکر ان کتابوں کا جنکو لوگ تصنیف وہابیوں کی خیال کرتے ہیں مفصل لکھا ہے اور انکا لکھنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیر خواہ سرکار انگریزی کے ہیں مینے تو سید احمد شاہ بریلوی کو نہیں دیکھا اور نہ انکا زمانہ پایا لوگوں سے انکا حال سنا اور کتاب سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لندن ۱۸۷۲ء میں لکھا دیکھا مگر حال میں جو ایک روبکار محکمہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ مورخہ دہم نومبر ۱۸۸۳ء مقام کوہ مری دیکھا تو اسکا مضمون اس عبارت سے معلوم ہوا کہ لفٹنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر نے تین سو آدمی کی درخواست کے جواب میں جنکو لوگوں نے وہابی مشہور کرکے ہر طرح کی معاش و عہدہ جات سرکار انگریزی سے محروم کر رکھا تھا یہ تحریر فرمایا کہ جواب سرکار کیطرف سے اس عرضی کا جواب لکھا جاتا ہے جس پر قریب تین سو شخص کے دستخط ہیں اور جس میں کئی ہزار اشخاص کی رائے اور خواہشوں کا اظہار ہے جو اہل اسلام میں اس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں جو عوام الناس میں وہابی کے نام سے مشہور ہیں سائلوں کا بیان ہے کہ اگرچہ وہ ایسے خیر خواہ سلطنت کے ہیں جیسے اور رعایای حضرت علیا ملکہ معظمہ دام اقبالہا ہیں تو بھی وہ بہ سبب اشتباہ بدخواہی بہت سی کلفتوں کے زیر بار ہیں اور چند ناچاریوں کے متحمل کیے جاتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کی رسوم کو آزادی کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے حالانکہ ملکہ معظمہ کے اشتہار کے سبب آزادی کا وعدہ دیا ہے مگر وہ مسجدوں اور اسلامی جلسوں سے الگ کیے جاتے ہیں اور لوگ عموماً سرکار کے طریقہ کی پیروی کرکے انکو حقارت اور بے اعتنائی سے دیکھتے ہیں کہ کسی وہابی کے لیے عدالتہائے قانون میں انصاف پانا ناممکن ہے کیونکہ اس ملت وہابی کے معلوم ہوتی ہے حاکم عدالت اسکی خلاف پر آمادہ ہو جاتا ہے اسلئے جو

www.ownislam.com

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والاجاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

معہ معاہدۂ اہلحدیث و حنفیہ مسمّٰی بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

بفرمائش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

اشاعت ثانی

جمعیۃ اہل سنۃ لاہور

www.ownislam.com

واسطے مذہب عیسائی کے یہی لوگ ہیں جنکو ہم غیر مذہب یا اہل بدعت سمجھتے ہیں بقول مسٹر ہنٹر انڈیا کہ صحیح مذہب اسلام وہی ہے جو قریب بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور وہابی برخلاف اسکے ہیں۔ سو ہم لوگ اسی طریقہ پر ہیں جو بارہ سو برس سے یکساں بے کم و بیش چلا آتا ہے اور جن لوگوں نے دین اسلام میں ہزاروں نئی باتیں نکالی ہیں جو دین میں نہ تھیں جسطرح ایک بغاوت ہے جسکا نام جہاد شرعی رکھا ہے حالانکہ معنے جہاد کے وہی ہیں جو ہم سمجھتے اور بیان کیے اور سید احمد خان بہادر نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب میں لکھے ہیں نہ یہ معنے جو ان لوگوں نے اپنی طرف سے تراشے اور ایجاد کیے ہیں اور اب خوف سے گورنمنٹ کی بغاوت ظاہری چھوڑ کر در پردہ وسیلۂ رفع امن و امان کے یہ نسخہ نکالا ہے کہ جسکو اہل حدیث جانتے ہیں اسکا نام وہابی کا اسپر لگا کر سرکار انگریزی کو اسکا دشمن کرا دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہی تعصب ہم بھی ترک تقلید شخصی اور ضد و جہالت آبائی جو ان میں چلی آتی ہے قائم رہے اور جو آسائش رعایائے ہند کو بوجہ آزادگی مذہب گورنمنٹ عالی سے حاصل ہے وہ اٹھ جاوے اور امن عالم باقی نہ رہے ساری مسلمان وغیرہ اپنے مذہب خاص کے پابند ہو کر خوب تعصب اپنا گورنمنٹ سے ظاہر کریں اور جب موقع پاویں مثل زمانہ غدر کے فساد برپا کریں۔ یہ وہی مثل ہے کہ الٹے چور کوتوال کو ڈانٹے۔ ایک نیا ہنگامہ فی الحال یہ دیکھا کہ جس طرح اہل بدعت اور مقلدین مذاہب نے اہل حدیث اور قرآن کا نام زبردستی وہابی رکھا اور اپنا فساد انکے دامن سے باندھا۔ اسیطرح قاری عبدالرحمن پانی پتی نے رسالہ کشف الحجاب نام مطبوعہ لکھنؤ ۱۲۹۸ھ میں یہ چھاپا کہ یہ لوگ جو آپ کو محدث اور تابع حدیث و قرآن کہتے ہیں یہ سب رافضی شیعہ ہیں اور نام حدیث کا بطور تقیہ لیکر خلق کو گمراہ کرتے ہیں اور خاص مجھ پر یہ طعن کی ہے کہ یہ لوگ انگریزوں کے قانون پر چلتے ہیں عبارت رسالہ مذکور کی یہ ہے ترویج خمر کی خوب کی ہے شراب کا نکالنا بیچنا بھوپال میں برملا ہے چنگی ہر چیز پر لینا شاید بحکم اَلنَّاسُ عَلٰی دِینِ مُلُوکِہِم حسب قانون انگریزی کے حلال کر لیا ہے خرچ رجسٹری و خرچ کاغذ اسٹامپ اور طرح طرح کی رسوم تحصیل کے حسب قانون انگریزی کے نواب والاجاہ نے رعیت پر لگا رکھے ہیں یہ سب رسوم و الجاب ظلم صریح ہیں۔ اب کیا شبہ اس فرقے کے رافضی ہونے میں باقی رہا انکو نہ ہنود کی رنج ہے نہ نصاریٰ سے نہ اور کفار سے جب اہل مذہب کا نام سنتے ہیں جل جاتے ہیں انتہی ملخصا۔ یہ عبارت قابل لحاظ گورنمنٹ عالیہ ہے اور دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تہمت وہابیت کی اہل حدیث پر غلط ہے۔ اور در پردہ یہ لوگ جو آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں اور فساد کرنے اور عہد توڑنے اور تعصب مذہبی برتنے اور بغاوت کرنیکو تیار ہو جاتے ہیں رافضی ہیں اور نیز عبارت مذکور حجت ہے اس بات پر کہ مفسد و دشمن امن و آزادگی خلق کے وہی لوگ ہیں جو مقلد کسی مذہب خاص کے ہیں۔

www.ownislam.com

www.ownislam.com

بحث معنی وہابی

جو اشاعۃ السنہ مطبوعہ لاہور میں بمقدمہ تصفیہ معنے لفظ وہابی و بمقدمہ ثبوت خیرخواہی وہابیان ملک ہند نسبت برٹش گورنمنٹ جو قول مندرج ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اطلاق لفظ وہابی کا موحدین مملکت ہند پر ویسے ہی پایا گیا ہے جیسے کہ بدعتی لفظ کا اطلاق فرقہ اہل الرائے پر کیا جاتا ہے یہ فرقہ وہابی موحدین ہند مثل دیگر خیرخواہان فرقہ ہائے مسلمانان ہند کے ہیں اور دلیلین اثبات کی کہ سلطنت نے رواج لفظ وہابی کو کیوں دیا ہے بہت ہیں منجملہ اسکے یہ امر ظاہر ہے گورنمنٹ ہند کے دیگر فریق اسلام نے یہ دلنشین کر دیا ہے کہ فرقہ موحدین ہند مثل وہابیان ملک ہزارہ کے ایک بدخواہ فرقہ ہیں اور نیز یہ لوگ ویسے ہی دشمن و فسادی ملک گورنمنٹ برٹش ہند کے ہیں جیسے کہ دیگر شریر اقوام سرحدی بمقابلہ حکومت ہند شرارت سوچا کرتے ہیں اور ہمیشہ یہ فرقہ وہابی ہند خواہان جنگ و فساد و تلف امن و امان ہند رہتے ہیں اس امر کو اکثر فرقہ موحدین نے اپنی کوشش سے رد کر کے اپنے اوپر سے الزام کو دفع کر دیا اور گورنمنٹ کی نزدیک بمقابلہ الزامات و دروغ کے اپنا تصفیہ انصاف سے چاہا ہے چنانچہ سنہ ۱۸۸۶ء میں مولوی محمد حسین سرگروہ موحدین لاہور نے بجواب سوال و مسئلہ اور اس فتوے کے کہ آیا بمقابلہ گورنمنٹ ہند مسلمانان ہند کو جہاد کرنا اور اپنی مذہبی تقلید میں ہتھیار اٹھانا چاہیے یا نہیں یہ جواب دیا ہے اور بیان کیا ہے کہ جہاد اور جنگ مذہبی بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا بمقابلہ کسی حاکم کے کہ جس نے آزادی مذہبی دے رکھی ہے از روئے شریعت اسلام عموماً خلاف و ممنوع ہے اور جو لوگ جو بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا کسی اور بادشاہ کے کہ جس نے آزادگی مذہبی دی ہے ہتھیار اٹھاتے ہیں اور مذہبی جہاد کرنا چاہتے ہیں کل ایسے لوگ باغی ہیں اور مستحق سزا کے مثل باغیوں کے شمار ہوتے ہیں۔ پھر مولوی محمد حسین نے اپنی اسی دعوی اور جواب کی تصدیق میں کل علمار ملک پنجاب و اطراف ہند کے پاس اپنے فتوے جوابی کو بھیجدیا اور اچھی طرح سے مشتہر کیا اور کل علما ہند و ملک پنجاب سے اس بات کی تصدیق میں اقرار مہری اور دستخطی کرا لیا کہ عموماً مسلمانان ہند کو ہتھیار اوٹھانا اور جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند کرنا خلاف مسئلہ سنت و ایمان موحدین ہے اور نیز کل علمار ملک پنجاب و ہند نے تائید قول مولوی محمد حسین کی کی ہے اور اپنے اپنے دستخط و مہر کر کے مولوی محمد حسین کو اس فتوے میں بہت سچا اور نیک کہا ہے اور سب نے اپنی اپنی رضای اسلامی و ایمانی سے اس فتوی کو قبول کیا ہے اور جانا اور مانا ہے کہ بمقابلہ گورنمنٹ ہند فرقہ موحدین کو ہتھیار اوٹھانا خلاف ایمان و اسلام کے ہے پھر مولوی محمد حسین نے اس بات کی سند علما

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والاجاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

موسوم معاہدۂ اہلحدیث حنفیہ مسمّٰی بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

بفرمائش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

اشاعت نو
جمعیۃ اہل سنۃ لاہور

وہابی نہین اور اصل مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غیر بار اہل اسلام بلکہ بعض امرا مسلمین جنکی
نسبت ایسی مخبری غلط بیشتر کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہو وہ اس راہ و رسم سے بالکل بری ہین بہوپال ذی حشمت
پہلے وزیر الدولہ بہادر مرحوم رئیس ٹونک کو یارون نے وہابی ٹھیرایا تہا اسلیے کہ اونہون نے بعض رسوم فتنہ
انگیز کو اپنی ریاست سے یک قلم موقوف کرادیا تہا جیسے تعزیہ سازی پیر پرستی گور پرستی وغیرہ لیکن زمانہ غدر
ہندوستان مین وہ کیسے خیرخواہ سرکار انگریزی کے نکلے اسیطرح ریاست بہوپال اور متوسل اسکے خواہ اخوان
ریاست ہون جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم مین ہین یا اہلکار ریاست
بزرگی ہون یا جیسے سب خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ ہین اور یہ ریاست اس امر مین فائق ہے سب ریاستون پر لیکن
مفسد لوگ جسکو چاہتے ہین کہدیتے ہین سو یہ رسالہ ان عزیزون کا بہی مددگار ہوگا جو بلا وجہ دشمنون کی
تہمتون مین پہانسے جاتے ہین اور بوجہ لاعلمی کے اپنے مسائل مذہبی سے کبہی محل عتاب وخطاب حکام ٹھیر جاتے
ہین مین خیال کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت نے کلکتہ سے لاہور تک وقتاً فوقتاً اس باب مین قلم اٹھا کر کچھہ
لکھا ہے بمطابق اپنی استعداد وفہم کے لیکن جو اصل حقیقت مذہب وہابیت کی تہی اور جو حکم مفتٰی بہ مسئلہ
جہاد کا دین اسلام مین ہے اسکی کشف ماہیت جسطرح اس رسالہ مین ہے کسی نے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم و
گمان غیر واقع جو گاہ گاہ بعض حکام عالی مقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعدا سے یکایک راہ پاتا ہے ہرگز پیرامون
خاطر عاطر انکے نہ ہوتا اور ایکطرح کی بے فکری اس قسم کے تنازع فضول سے حکام عالی مقام اور رعایائے
مطیع دونون کو حاصل ہو جاتی ۞ اس رسالہ کے دیکھنے سے یہی بات سبکو بخوبی معلوم ہو جاوے گی کہ تہمت
وہابیت کی نسبت مسلمانان ہند کی جو دعوی پیروی قرآن مجید وحدیث کا کرتے ہین محض غلط اور براہ عداوت
ہے بلکہ اگر کوئی بدخواہ وبداندیش سلطنت برٹش کا ہوگا تو وہی شخص ہوگا جو آزادگی مذہب کو ناپسند کرتا ہے
اور ایک مذہب خاص پر جو باپ دادون کے وقت سے چلا آتا ہے جما ہوا ہے ورنہ اس ملک خصوصاً ریاستہائے
اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال اپنے حاکم آزادگی بخش امن
خواہ کا اور اگر کوئی ہے تو بتاؤ کہ کس جگہہ کس ریاست مین کون وہابی ہے اور کیا اسکا ثبوت ہے اور کہان کہان
اسباب جنگ وبغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتے ہین جہوٹے پر لعنت خدا کی جو لوگ
مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب ودغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین لیکن
ہمیشہ دیکہا گیا کہ خدا تعالی جہوٹونکو روسیاہ کرتا ہے حکام معاملہ شناس جلد مغز معاملہ کو پہنچ جاتے ہین بہرحال
اس رسالہ مین پہلے اس سے کہ مین ترجمہ عبارت متعلقہ وہابیت ومسئلہ جہاد کا اپنے کتب مؤلفہ قدیمہ سے تحریر
کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال آفرینش دنیا وبیان مذہب خلق بابت اسرار فانی وغیرہ کے لکہتا ہون

OWNISLAM
Representative of Ahle Sunnat wal Jamaat

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

تَرجُمانِ وَہّابِیَّہ

تصنیف نواب والاجاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

مع معاہدۂ اہلحدیث وحنفیہ مسمّٰی بہ

مُعاہدۂ اِتِّفاقِیَّہ

بفرمائش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

اشتہار
جمعیۃ اہلسنۃ لاہور

www.ownislam.com

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

معاہدۂ اہلحدیث و حنفیہ مسمّٰی بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

بفرمایش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

جمعیۃ اہل سنۃ لاہور

نوح کو آدم ثانی کہتے ہین کہ سب آدمی جو دنیا مین فی الحال موجود ہین نوح کی اولاد مین ہین جب ایک ہزار اکاسی برس طوفان کو گذرے ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تین ہزار تین سو تیئیس سال بعد آدم کے انکی ولادت ہوئی انکو سب دنیا کے مذہب والے مانتے ہین ایک سو پچھتر برس کی عمر مین سن تین ہزار چار سو اٹھانوین مین نزول آدم کے بعد انکا انتقال ہوا انکو آدم سوم کہتے ہین چھیاسی سال کی عمر مین اسمعیل اور سو برس کی عمر مین اسحاق پیدا ہوئے یوسف پوتے اسحاق کے ہین موسیٰ چار سو پچیس برس کے بعد وفات ابراہیم سے پیدا ہو کر سب مصری بنی اسرائیل کو لیکر نکلے اسی برس کے تھے ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی اسوقت نزول آدم کو تین ہزار آٹھ سو آٹھ برس ہوئے تھے پانسو انتیس برس بعد انکے اورشلیم کو بنایا گیا عیسے بن مریم علیہ السلام کی ولادت دن پنجشنبہ کو تیسری مارچ چار برس نو ماہ نو روز پہلی تاریخ عیسوی کے تیسری اپریل روز جمعہ کو سن تینتیس عیسوی مین ہوئے نزدیک علما نصاریٰ کے انکو سولی دیگئی اور مسلمان کہتے ہین کہ نزول آدم سے پانچہزار چھ سو ستر برس بعد آسمان پر اوٹھا لیے گئے اب سن عیسوی اٹھارہ سو ترانوے ہین جب کہ حضرت اسمعیل کے بیٹے مین رہی اسوقت تک ہجرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو ہزار سات سو ترانوے برس گذرے تھے شروع سال ہجرت مطابق سولہوین جولائی سن چھ سو بائیس عیسوی ہے وفات انکی بارہوین ربیع الاول سال یازدہم ہجری روز دوشنبہ مطابق ہشتم جون سن چھ سو بتیس عیسوی کے ہوئی مطابق قول یہود کے سال حال تک سنہ ۱۳۱۰ ہجری اور ۱۸۹۳ عیسوی مین آدم کو سات ہزار سات سو چار برس ہوئے تیس برس تک بعد ہمارے پیغمبر کے شمل زمانہ پیغمبر عمل درآمد رہا پھر بعد اسکے بادشاہی ہوگئی اور اگلی بات جاتی رہی چودہ بادشاہ بنی امیہ مین ہوئے ایک سو تیس ہجری مین ان کی سلطنت ختم ہوگئی انکے بعد سینتیس بادشاہ قوم عباسی کے ہوئے دن جمعہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ایک سو تیس سے ابتدا انکی ہوئی اور چھٹی صفر سنہ چھ سو چھپن کو سلطنت انکی ختم ہوگئی پانسو چھبیس برس دو ماہ تخمینا انہون نے بادشاہی کی ہندوستان مین دین اسلام کو ناصر الدین بادشاہ غزنین سنہ ۳۶۶ھ مین لائے انکے بعد سلطان محمود نے بارہ مرتبہ ہند پر چڑھائی کی یہ سلطان حکومت بغداد کیطرف سے صوبہ تھے انکے وقت مین ملک ہند شہر قنوج تک فتح ہوا آخر تا انکا ہند مین سنہ ۴۰۵ھ مین تھا اس زمانے سے سنہ ۱۱۵۰ تک سلطنت مسلمانون کی رہی سنہ مذکور مین تسلط انگریزون کا مرشد آباد پر ہوا اور حکومت بڑھتی گئی سنہ ۱۲۷۴ مین ملکہ معظمہ انگلینڈ و قیصر ہند تخت نشین ہوئین کتاب سیر المتاخرین مین سنہ ۱۱۹۵ ہجری تک کا حال ہندوستان کے صوبجات اور لڑائیون کا مفصل لکھا ہے اب یہ ملک تمام وکمال زیر حکومت برطانیہ ہے سب کام برافق مرضی حکام ہوتے ہین ہر مذہب کی سلطنت مین یہی طریق چلا آیا ہے کچھ نئی بات نہین کتب تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو امن وآسایش وآزادگی اس حکومت انگریزی مین تمام خلق کو نصیب ہوئی ہے کسی

www.ownislam.com

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

مع معاہدۂ اہلحدیث وحنفیہ مسمّٰی بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

بفرمایش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

اشاعت نو

جمعیۃ اہلسنۃ لاہور

خدا کے پوجنے والے ایک پیغمبر برحق کی چال چلن پر چلنے والے حنفیہ اور شافعیہ کی تقلید کو پسند نہیں کرتے نہ اسیطرح مالکیہ اور حنبلیہ کی تقلید سے بھی خورسند نہیں ہوتے پس اس صورت میں تہمت وہابیت کی ہرگز ہماری اوپر ٹھیک اور درست نہیں ہو سکتی اور ایک خدا کے پوجنے والوں کا طریقہ اور مذہب تو یہ ہے کہ نماز و روزہ ادا کرنا اور ماں باپ و عزیز و اقارب کے حقوق کو پورا کرنا اور شرع شریف کے موافق شادی اور غمی میں کاربند ہونا اور شور و شغب و فتنہ و فساد سے اور ناچ رنگ وغیرہ کے کھیڑوں سے دور رہنا اور کسیکا قول خواہ جہاد وغیرہ میں ہو یا اور امر شرع میں سوای خدا و رسول کے قبول نہ کرنا پھر ان لوگوں کو وہابی کہنا ظلم صریح ہے پانچویں یہ کہ کبھی ہند کے لوگوں کو ملک نجد کے لوگوں میں آمد و رفت نہیں ہوئی نہ کوئی معبد مسلمانوں کا وہاں ایسا ہے جیسے کعبہ وغیرہ کہ وہاں جانا آنا ان کا ضرور ہوا اور وہاں سے یہ مذہب محمد بن عبد الوہاب کا سیکھ آتے ہوں اور اس ملک میں پھیلاتے نہ کوئی تجارت عمدہ وہاں سے جاری ہے کہ خرید و فروخت کے ذریعہ سے وہاں انکی آمد و شد ہو کہ اسکی وجہ سے یہ لوگ انکا طریقہ اختیار کر کے اپنے ملک میں رائج کرتے نہ رسم خط و کتابت کا علاقہ کسی کو وہاں سے حاصل ہے کہ اسکے سبب سے انکے مذہب کے امور ہندوستان کے لوگوں نے اخذ کیے ہوں پھر باوجود نہ ہونے کسی علاقہ کے انکو محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا عجب طرح کا افترا ہے اور بڑی بات تو یہ ہے کہ ہم لوگ صرف کتاب و سنت کی دلیلوں کو اپنا دستور العمل ٹھیراتے ہیں اور اگلے بڑے بڑے مجتہدوں اور عالموں کیطرف منسوب ہونے سے عار کرتے ہیں پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ محمد بن عبد الوہاب کیطرف کہ وہ بھی ایک مذہب خاص حنبلی کیطرف منسوب تھا اپنے ساتھ نسبت اپنی ظاہر کریں اور اسکی طرف منسوب ہونے سے مسرور و محفوظ ہوں اور یہ اتنا دل ہماری مذہب مروجہ صدیوں میں مراد قانون انگلشیہ سے نہ تعصب مذہبی ہاں البتہ جو تقلید اگلے مولویوں کی واجب اور فرض کہتے ہیں وہ اگر تقلید محمد بن عبد الوہاب کے بھی کریں تو تعجب نہیں اور جو ان میں اگلوں کی تقلید سے بھاگتا ہے وہ انکی کیا تقلید کریگا جیسے یہ کہ چند مفسدان فتنہ پرداز حکام عالی مقام انگلشیہ کو یوں فہمایش کرتے ہیں اور وقت بیوقت انکے خیال میں یہ امر جماتے ہیں کہ یہ لوگ جو وہابی کہلاتے ہیں انکے مذہب میں حکام فرنگ سے جہاد کرنا فرض ہے اور انکی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا واجب حالانکہ یہ خیال محض باطل اور بیکار ہے اور دلائل اسکے بطلان اور غلط ہونے کے اوپر بخوبی گذرے اور ظاہر ہے کہ جہاد بغیر شرائط شرعیہ کے اور بغیر وجود امام کے روا نہیں اور صرف لڑ مرنا اور فتنہ پردازی اور ملک گیری اور سلطنت کے لیے قتل مقاتلہ ہرگز جہاد نہیں اور جو لوگ کہ بغیر فہم صحیح احکام فرنگیوں کے قتل کا ارادہ کرتے یا اس فعل شنیع کے مرتکب ہوتے ہیں وہ شریعت اسلامیہ سے اور احکام دین محمدی

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

معہ معاہدۂ اہلحدیث وحنفیہ مسمّٰی بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

بفرمائش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ١٣١٢ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

اشاعت
جمعیۃ اہلسنۃ لاہور

www.ownislam.com

نقصان ہو بلکہ ہر دولت اور سلطنت کا اس میں فساد سے امن وامان ہی پہر اس حال کو وہابیت سے کیا
علاقہ اور اس سوال کو بغاوت سے کیا تعلق باوجود یکہ اہل توحید واہل سنت کو وہابیت کے نام سے نفرت
ہے اور مذہب کے نام سے چڑ پہر انکو وہابی کہنا گویا منہ چڑانا ہے اور مذہبی جاننا بالکل ستانا ہمارا تو یہ حال
ہے کہ سب باتوں سے آزاد ہیں اور قرآن وحدیث کے مطیع ومنقاد اگر کہو کہ وہابی وہ ہے کہ دولت انگلشیہ
کا دشمن ہو اور ان پر جہاد کو فرض جانتا ہو تو اسکا جواب اسیقدر کافی ہے کہ مسئلہ فرضیت جہاد کا بیشک
قرآن وحدیث بلکہ ہر کتاب مذہب اسلام میں خواہ زبان عرب کے ہو خواہ عجم کے موجود ہے اور یہہ کتب ہر
زبان میں ترجمہ ہو کر ہند وسند وعرب وعجم کے تمامی قریٰ میں اور امصار میں منتشر ہیں اور ہر عام وخاص
بلکہ جمیع ناس بمبئی وکلکتہ ومدراس کے ملکوں میں انکے درس وتدریس میں شاغل رہتے ہیں اور فضائل
جہاد کے اور حکم اسکا پڑھتے اور سنتے ہیں اور اعتقاد اسکی فرضیت پر رکہتے ہیں غرضکہ اس میں تخصیص
کسی فرقہ کی اور خصوصیت کسی گروہ کی کرنا محض بے اصل ہے اور وجہ اسکی کہ باوجود علم ہونے اس امر کے خاص
ایک جماعت اہل سنت کو وہابی قرار دینا عقل میں نہیں آتی اور خیال میں نہیں سماتی اور جو لوگ اس حیلہ
گری سے بعض حکام کو بر سر انتقام لاتے ہیں انسے کوئی پوچھے کہ آیا تمہاری کتب درسیہ مذہبیہ میں
حکم جہاد کا مخالفان اسلام کے ساتھہ موجود ہے یا نہیں اور جب کہ تمہاری کتب میں بہی مرقوم ومکتوب ہے
تو تم اعتقاد اسکی حقیت کا رکہتے ہو یا نہیں اگر اعتقاد حقیت رکہتے ہو تو پہر کیوں بیٹھے ہو اور جہاد خاص
عیسائیوں کے ساتھہ ہی غرض ہے یا سب مخالفوں کے ساتھہ بہی ہے اس سے بہی کوئی مسلمان انکار نہیں
کر سکتا اور یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہماری کتب میں موجود نہیں یا ہمکو اسپر اعتقاد نہیں مگر اتنا ضرور کہے گا
کہ جہاد وجود شرائط جہاد پر موقوف ہے جو سنت صحیحہ یا مذہب کی کتب میں مرقوم ہیں اور جب تک
وہ شرائط پائی نجاویں جہاد ہرگز جائز نہیں اور بغیر ان شرائط کے اگر کوئی جہاد کا مرتکب ہو تو وہ اپنی
شریعت کے بہی خلاف کام کرتا ہے اور جب مدار کار جہاد کا بلا تخصیص حکام فرنگ کے اون شرائط پر موقوف
ہو تو ہر شخص یقین کرسکتا ہے کہ ان دنوں مملکت ہند میں کلکتہ سے لگاکر پشاور تک اور گجرات سے دکن
تک شمالی بلکہ ساری دنیا میں کوئی معتقد اس امر کا کہ جہاد وقتال خاص سرکار انگلشیہ سے جائز ہے کہ [illegible]
سے نہیں ہرگز نہیں اسلئے کہ شرطیں اس عمل کی بالتمامہا مفقود ہیں اور جمیع مومنان
شرطوں اور ضابطوں کا نہایت دشوار ہے غرض یہ خیال باطل اور وہم بیکار وعاطل کہ مجرد وجود
اس مسئلہ کا کتب اسلام میں اور شیوع اور درس وتدریس اسکی طالبان علم کو بغاوت سرکار پر ہرگز معتقد
نہیں کرتا اس مسئلہ کا کتب اسلامیہ میں صرف مرقوم ومکتوب ہونا اگر جرم سرکار ہے تو اس میں تمامی